پہلے باب کا نام ''**مصادر ومراجع ،مفہوم وضرورت واہمیت**'' ہے اس میں تین فصول بیان کی گئی ہیں **فصل اول** ''مصادر ومراجع کا مفہوم'' ہے اس میں لغات کے حوالے سے مصادر ومراجع کا معنی ومفہوم بیان کیا گیا۔ **فصل دوم** ''مصادر ومراجع کی تاریخ ،ضرورت و اہمیت'' ہے اس میں مصادر ومراجع کی تاریخ اور ضرورت واہمیت کو تفصیلاً بیان کیا۔ **فصل سوم** کا نام ''سیرت کا مفہوم اور سیرت نگاری کے مصادر ومراجع'' ہے اس فصل میں سیرت کو کن مصادر ومراجع سے حاصل کیا گیا کے تحت تفصیل دی گئی۔

باب دوم کا عنوان ''**زیر تحقیق کتب سیرت کا تعارف اور مؤلفین کے احوال و آثار**'' ہے۔ اس کے تحت چار فصول ہیں۔ **فصل اوّل** میں مولانا ادریس کاندھلوی کے حالات زندگی اور خدمات، **فصل دوم** میں سیرۃ المصطفیٰ ﷺ کا تعارف، **فصل سوم** میں پیر کرم شاہ کا تعارف اور **فصل چہارم** میں ضیاء النبی ﷺ کا تعارف پیش کیا گیا۔

باب سوم کا عنوان ''**مصادر ومراجع کے تناظر مین زیر تحقیق کتب کا تقابلی جائزہ**'' ہے۔ اس میں تین فصول ہیں۔ **فصل اوّل** میں زیر تحقیق کتب کے مشترک اور مختلف مصادر کی فہرست تحریر ہے ان مصادر کی استنادی حیثیت کا تذکرہ ہے۔

فصل دوم کا عنوان ''مصنفین کتب سیرت کا مصادر ومراجع سے استدلال کا منہج واسلوب'' ہے۔ اس فصل کے تحت سیرۃ المصطفیٰ ﷺ اور ضیاء النبی ﷺ میں مصادر ومراجع کی روشنی میں واقعات سیرت کے بیان کا اسلوب اور منہج بیان کیا گیا ہے کہ دونوں مؤلفین نے واقعات سیرت کو کن ذرائع سے اخذ کیا اور اپنی رائے کی تطبیق کا کیا انداز اختیار کیا۔ **فصل سوم کا عنوان** ''مصادر ومراجع کے اختلاف سے فن سیرت نگاری پر مرتب ہونے والے اثرات'' ہے۔ اس فصل میں سیرت نگاری پر مرتب ہونے والے ان اثرات کا تذکرہ ہے جو مختلف مصادر ومراجع کے اختلاف سے فن سیرت نگاری پر مرتب ہوئے۔

سیرت طیبہ کے مصادر ومراجع ایک ایسا موضوع ہے جو لامحدود وسعت کا حاصل ہے اس مقالہ میں محدود انداز میں موضوع تحقیق کو ایک طالب علمانہ انداز میں پیش کیا ہے۔

میں نے دوران تحریر کوشش کی ہے کہ غیر ضروری طوالت سے بچا جائے اور اختصار اور جامعیت کو ملحوظ رکھ کر موضوع مقالہ کے تحت مباحث اور نکات تحریر کئے جائیں جہاں تک ممکن ہو سکا بنیادی مآخذ کا حوالہ دیا اور ثانوی حوالوں پر کم سے کم انحصار کیا۔

مقالہ کی تیاری میں، میں نے اپنے ہر ممکن وسائل اور کوشش کو استعمال کیا ہے۔ چونکہ تحقیق زمان ومکان کی پابند ہوتی ہے اور یہ کہ تحقیق ایک مسلسل عمل ہے لہٰذا اس بات کا امکان موجود ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ نظریات، اخذ نتائج اور تحقیق میں تغیر وتبدّل داخل ہو۔

موضوع مقالہ کی وسعت ایک بحر بے کراں ہے میرے قلم کی نوک، اس بحر ذخار میں غوطہ زن ہونے کے باوجود تشنہ ہے۔ اس سلسلے میں جو کمی رہ گئی ہے اس کو میری کوتاہی اور کم مائیگی پر محمول کیا جا سکتا ہے دعا ہے کہ باری تعالیٰ حاصل شدہ علم کے مطابق عمل کی حتی المقدور توفیق عطا کرے۔ آمین